اسکول کا بستہ

بھاری ہے اسکول کا بستہ
علم مگر اس سے وابستہ

اس کو لے اسکول میں جاؤں
اس سے علم کی دولت پاؤں

بستے میں ہیں میری کتابیں
کھولتی ہیں جو علم کی راہیں

بستہ مجھ کو سمجھاتا ہے
محنت کرنا سکھلاتا ہے

یہ ہے ایسا علم کا دریا
جس نے دل سیراب کرایا

اس کا میرا ساتھ ہے ہر پل
اس میں میری کاپی پنسل

بستہ ہے یا ایک خزانہ
اس میں پانی اس میں کھانا

علم کی پیاس بجھاتا ہے یہ
من کی بھوک مٹاتا ہے یہ

جان سے بڑھ کر بستہ اپنا
اس سے گہرا رشتہ اپنا

فوزیہ اختر رِدا
سخاوت باڑی والا،5،کومیڈن بگان لین،کولکاتہ
موبائل:7518713348

اس نئے سال میں

اس نئے سال میں
دل کرے بھی تو کیا
دل کہے بھی تو کیا
دل یوں خاموش ہے
جیسے مدہوش ہے
غم میں ڈوبا ہوا
کرب پہنا ہوا
درد کے شہر میں
کرب کے زہر میں
ہونٹ ماتم کناں
ہر طرف ہے دھواں
اتنی مایوسیاں
وحشتوں کا سماں
کوئی ہے مہرباں؟
اُف میں جاؤں کہاں؟
وقت ٹھہرا ہوا
زخم بکھرا ہوا
زندگی در بدر
خوف کا یہ سفر
کوئی ہنستا نہیں
دل دھڑکتا نہیں
کیوں ہے ایسی فضا
کوئی تو دے صدا
اے خدا تُو بتا
آدمی کیا کرے......
کیسے زندہ رہے......

رخشاں ہاشمی،دلاور پور،مونگیر(بہار)،موبائل:9546315545